تار کا پتہ "الفضل" قادیان بٹالہ — اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ؕ وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

قیمت فی پرچہ ۱ر

THE ALFAZL QADIAN

اخبار الفضل قادیان

ہفتہ میں دوبار

پیشگی چندہ

ایڈیٹر۔ غلام نبی

نمبر ۷۸	مورخہ ۴ر اپریل سنہ ۱۹۲۴ء	یوم جمعہ	مطابق ۲۸ شعبان سنہ ۱۳۴۲ھ	جلد ۱۱

مدینۃ المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ نے اپنے لیکچر متعلق اہل بہا کے سلسلہ میں اس مضمون کو نہایت خوبی سے سمجھایا کہ کیوں کسی جدید شریعت کی ضرورت نہیں اور جو شریعت کے احکام بہائی پیش کرتے ہیں۔ وہ محض یورپ کی تقلید میں ہیں۔

۲۔ خان ذوالفقار علی خاں صاحب واپس دارالامان تشریف لے آئے ہیں۔

۳۔ یکم اپریل غیر احمدیوں کے جلسہ کا پہلا دن ہے مولوی ثناء اللہ نے اپنی تقریر میں حسب معمول استہزاء کیا۔

الف۔ حسب معمول جواب بعد مغرب مسجد اقصیٰ میں دیا جاتا ہے

ب۔ ہماری طرف سے ایسا انتظام کر دیا گیا ہے کہ کسی قسم کا فساد نہ پیدا ہو اور امن قائم رہے۔

بلاد غیر میں تبلیغ اسلام

نوشتہ مولوی عبدالرحیم صاحب نیر

۷ر فروری سنہ ۱۹۲۴ء

ہمارے معزز مہمان

حج سے واپس آ کر رائٹ آنریبل لارڈ ہیڈلے کے مذہبی جوش میں نمایاں ترقی ہے۔ ان کو اسلام سے دلی محبت ہے۔ میں نے ان کا ایک لیکچر ایک سوسائٹی میں سنا۔ اور یہ دیکھ کر کہ انکو نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور دین اسلام سے واقعی محبت ہے۔ اور پھر یہ دیکھکر کہ انہوں نے سر آرچیبالڈ ہیملگن کو اسلام کی نعمت سے حصہ دلانے کے لئے پوری اور کامیاب کوشش کی ہے۔ اور یہ معلوم کر کے کہ "وہ کنگ" کا تمام کام ان کے وجود پر منحصر ہے۔ ان کو اپنے ہاں مدعو کیا۔ اور لارڈ موصوف نے ٹیلیفون پر وقت مقرر کیا۔ اور ملنے کے لئے تشریف لائے۔ قریباً ۳ گھنٹہ ہمارے ہاں ٹھہرے۔ اور حضرت مسیح موعودؑ کے دعاوی کو بڑی توجہ سے سنا۔ جب خاکسار نے خواجہ کمال الدین صاحب کے زمانہ احمدیت کی ایک فارسی نظم پڑھی۔ جس میں "دلا اے منکر از شان مسیحا" آتا ہے۔ تو لارڈ ہیڈلے نے دریافت کیا۔ ایں! یہ خواجہ نے لکھا ہے۔ ؟ میں نے کہدیا یہ ان کے صاحبزادہ ہیں۔ اور اصل فارسی عبارت پڑھکر سنا دی۔

لارڈ ہیڈلے کو یہ بتایا گیا تھا کہ ہمارے نزدیک مرزا صاحب کا درجہ محمد رسول اللہ سے افضل ہے۔ اور کہ موجودہ خلیفہ قادیان اپنے تئیں "نبی" کہلاتا ہے۔ اس قسم کی اور بیہودہ باتیں بھی تھیں۔ جن کا ازالہ کر دیا گیا۔ اور احمدی

غیر احمدی میں جو فرق ہے۔ وہ کھول کر بتایا۔ تمام کچھ
کے بعد ہمارے معزز مہمان نے کہا۔ میں نے
جو کچھ سنا ہے۔ مجھے اس سے قطعاً عدم اتفاق نہیں
میرے نزدیک یہ معزز مکرم اسلام سے محبت
رکھنے والا تو اب ایسا ہی ہمارا ہے۔ جیسا کہ ادہر کسی
کو دعوے ہو۔

اس [illegible] صاحب کا
غیر احمدی خلف ووکنگ میں امام ہے۔ اور خواجہ صاحب
ماہواری رسالہ پورا غیر احمدی رسالہ ہے۔ اور
اس وقت جبکہ خواجہ کا لڑکا [illegible] برگزیدہ مسیح موعودؑ
کے جانشین پر حملہ کرنا اپنی کوشش کا ایک جز سمجھتا
ہے۔ اور باپ کی روح کو ثواب پہونچا رہا ہے۔ میں
سمجھتا ہوں کہ لارڈ ہیڈلے اعتقاداً لاہوری احمدیوں
سے بہتر احمدی ہے۔

بہائی اور احمدی

لندن کی ایک سوسائٹی میں بہائی مذہب پر لیکچر تھا۔ اور
بہاءاللہ کے نام پر امن و صلح کا اعلان کرنے والی
مسیحی و غیر مسیحی عورتوں کی خاص تعداد جمع تھی۔
اور حاضرین میں مشرقی و مغربی آزاد و مذہبی ہر قسم
کے لوگ تھے۔ اس وقت خاتمہ تقریر کے بعد حاضرین
نے رائے زنی شروع کی۔ اور عالی جناب لارڈ ہیڈلے
بالقابہ نے ایک مختصر تقریر کی۔ اور عاجز کو بولنے
کے لئے کہا۔ چنانچہ خاکسار نے موقعہ کے مطابق
ایک تقریر کی . . . .

. . . . اور
حاضرین کو بتایا۔ کہ امن و صلح کے اصول قرآن نے
بیان کئے ہیں۔ موتی سمندر کی تہ میں تھے۔ غواص
کی ضرورت تھی۔ وہ مسیح موعود کے رنگ میں آیا۔
اور قرآن کے معارف و حقائق سے دنیا کو آگاہ کیا۔
قرآن آخری کتاب شریعت ہے۔ اس کے بعد کسی اور
جدید کتاب کی ضرورت نہیں۔ ایک مصلح جو خدا کی طرف سے مامور
ہوتا ہے۔ وہ یا تو تکمیل شریعت دیا تکمیل اشاعت کیلئے آتا ہے۔
تکمیل شریعت کیلئے جدید الہام کی ضرورت نہیں۔ کیونکہ شریعت
[illegible]

اخبار احمدیہ

مجلس مشاورت کی مفصل رپورٹ

مجلس مشاورت کی رپورٹ انشاء اللہ عنقریب تیار
ہو جائیگی۔ جو دوست خریدنا چاہیں وہ اپنی درخواستیں بہت
جلد دفتر ڈاک میں بھیجدیں۔ خاکسار رحیم بخش سکرٹری مجلس مشاورت
سکرٹریان دعوۃ و تبلیغ فوری توجہ کریں۔ جہاں
جہاں مذہبی سکھ آباد ہوں۔ ان علاقہ جات کے قرب
و جوار کے احمدی احباب انہیں تبلیغ اسلام شروع
کریں۔ اور نظارت ہذا کو اطلاع دیں۔ تا نظارت
تبلیغ کو کامیاب بنانے کے لئے ضروری ہدایات
روانہ کرے۔ یہ امر فوری توجہ چاہتا ہے۔ اور
اس کے لئے امیران جماعت و سکرٹریان
مطلق تساہل سے کام نہ لیں۔ اور اگر انہیں تبلیغ
کرنے کے لئے یہاں سے کسی مبلغ کی ضرورت
پڑے تو مجھے اطلاع دیں۔ میں انشاء اللہ العزیز
سردار خزان سنگھ صاحب کو بمعہ ایک اپنے مبلغ
کے روانہ کرونگا۔

ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

انجمن احمدیہ شیخوپورہ کا سالانہ جلسہ

۵-۶-۷ اپریل سنہ ۱۹۲۴ء کو بمقام شیخوپورہ
منعقد ہوگا جس میں سلسلہ عالیہ احمدیہ کے
مشہور علماء تشریف لاکر تقریریں فرماویں گے۔
نیز سردار خزان سنگھ صاحب نومسلم سابق لیڈر
مذہبی سکھ بھی اپنے قبول اسلام کے متعلق تقریر
فرماویں گے۔ حاکم دین بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی
پریزیڈنٹ انجمن احمدیہ شیخوپورہ

شکریہ

سید دلاور شاہ صاحب محلہ چابک سواراں لاہور
تانگے سے گر پڑے تھے۔ اور ان کو سخت چوٹیں
آئی تھیں۔ ان کی حالت سخت نازک ہوگئی۔ الحمد للہ کہ
اب روبہ صحت ہیں۔ ہسپتال سے گھر میں آگئے ہیں۔ شاہ
صاحب موصوف عیادت کے خطوط لکھنے والے دوستوں کا
شکریہ ادا کرتے ہیں۔

مولوی محمد اسمٰعیل صاحب مصنف تھے | فوت ہوگئے

مسیح ساکن ترگڑی ضلع گوجرانوالہ جو نہایت مخلص اور
پرجوش احمدی تھے۔ چند دن بیمار رہ کر فوت ہوگئے
ہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ نے
جنازہ غائب پڑھایا۔ بیرونی جماعتیں بھی جنازہ
پڑھیں۔ اور دعاء مغفرت کریں۔

ضرورت درس القرآن

ایک نو احمدی صاحب
ایک نسخہ درس القرآن
کے از حد خواہشمند ہیں۔ جو اخبار بدر کے ساتھ
چھپا تھا۔ اگر کوئی صاحب فروخت کرتے ہوں۔
تو عاجز کو بھیج دیں اور قیمت سے مطلع کریں۔
محمد صادق عفی عنہ جنرل سکرٹری صدر انجمن
احمدیہ قادیان۔

آریہ سماج قادیان کا جلسہ

آریہ سماج کے جلسہ پر
ایک طالب حق ہندو
نے چند سوالات چھاپے۔ جو نہایت متانت سے
کئے گئے تھے۔ دھرم بھکشو اس کا جواب تو کیا دیتا
کھلی کھلی گالیاں دینے لگا۔ اور احمدیوں پران کے مبلغین
کا نام لے لے کر حملے شروع کر دئے۔ اور حضرت مسیح موعودؑ
اور خدا تعالیٰ کی شان میں گستاخانہ الفاظ کہے۔ سننے
والے احمدیوں نے اعتراض کیا۔ البتہ ایک تحریر بھیجدی
کہ تمہارا چیلنج منظور۔ جہاں چاہو مباحثہ کر لو۔ آریوں
نے جواب دیا کہ کمیٹی کر کے شام کو جواب دینگے۔ مگر کچھ جواب
نہ بن آیا۔ اور دھرم بھکشو نے فرار کیا۔

مولوی ثناء اللہ کی مایہ ناز کتاب کا جواب

مولوی ثناء اللہ ایڈیٹر اہلحدیث
نے اپنے عمر بھر کے مایہ ناز
اعتراضوں کا خلاصہ شہادات مرزا کے نام سے شائع کیا۔ اور
جواب پر ایک ہزار روپیہ انعام رکھا۔ اس کا جواب برادرم مکرم
خواجہ جلال الدین صاحب شمس کی طرف سے ماہ اپریل کے ریویو
میں شائع ہوگیا ہے۔ نہایت گنجان ۸۰ صفحے کا مضمون
۸۴ صفحے پر لایا گیا ہے۔ ۶ ر کے ٹکٹ آنے پر مل سکتا ہے۔
ایک روپیہ کے تین۔ اور جو اصحاب پیشگی قیمت بھیجکر شروع
سال سے ریویو آف ریلیجنز اردو کے خریدار بن جائیں انکو
تو مفت ہی پڑ جائیگا۔ جلد منگوا لیجئے۔
پتہ:- مینیجر رسالہ ریویو آف ریلیجنز اردو قادیان پنجاب

(بسم اللہ الرحمن الرحیم)
الفضل
قادیان دار الامان - ۴ - اپریل ۱۹۲۴ء

مسئلہ خلافت کی اُلجھن اور اس کا بہترین حل

آجکل اہل اسلام میں خلافت کا سوال چل رہا ہے اور یہ مسئلہ ان کے لئے کچھ ایسا پیچیدہ ہو گیا ہے کہ اس کا کوئی حل نہیں سوجھتا۔ ہر ایک اپنے آپ کو ذی رائے سمجھتا ہے۔ اور کہتا ہے کہ بس جو میں نے کہدیا وہی ٹھیک ہے۔ ایک فریق تو ابھی تک یہی تسلیم نہیں کرتا کہ ترکوں نے خلیفہ کو معزول کرنے کے علاوہ خلافت بھی منسوخ کر دی ہے۔ اور وہ اپنے تنزل اپنی مشکلات کا موجب محض خلافت ہی کو قرار دیتے ہیں۔ چنانچہ ایک مضمون چھپا ہے۔ جس میں ایک خاتون لکھتی ہے - ترکوں نے خلافت منسوخ نہیں کی۔ بلکہ اسے اپنے لئے مخصوص کر لیا ہے۔ صرف دوسرے اسلامی ممالک کی ذمہ داری اٹھانے سے انکار کیا ہے۔ ادہر خلافت کانفرنس کے اجلاس میں یہ ریزولیوشن پاس ہوا ہے کہ اسلامی خلافت کا مفہوم یہ ہے۔ کہ دنیا بھر میں جو اسلامی حکومت سب سے زیادہ طاقتور ہو۔ وہ اسلام و مسلمانوں کی حفاظت کر سکتی ہو۔ یہ فرض ادا کرنے کے لئے آمادہ ہے۔ آجکل اوروں کی نسبت سلطنت ترکیہ پر یہ شرائط زیادہ عاید ہوتی ہیں۔ ادہر ایک بین الاسلامی کانفرنس کی تجویز ہو رہی ہے۔ گو ابھی یہ کسی کو نہیں سوجھا کہ ہو کہاں خلیفۃ المسلمین صاحب سوئٹزرلینڈ میں تشریف رکھتے ہیں۔ اور وہاں سے ایک بین الاسلامی کانفرنس طلب فرمائی ہے۔ مگر ساتھ ہی حکومت کی طرف سے ایسے پروپاگنڈا سے روکے گئے ہیں۔ ادہر حجاز و عراق و فلسطین نے اپنا خلیفہ شاہ حسین کو تسلیم کر لیا ہے۔ مصر والے شاہ فواد کو پیش کر رہے ہیں۔ کچھ نظریں افغانستان کی طرف لگی ہوئی ہیں۔

الغرض مسئلہ خلافت پر عام اظہار رائے ہو رہا ہے جنمیں سے ایک قابل توجہ مضمون ہمدم میں چھپا ہے اس میں نہایت صفائی سے ان مشکلات پر نظر ڈالی گئی ہے۔ اس کا ایک حصہ درج ذیل ہے:-

”ایک بین الاسلامی کانفرنس کی آواز مختلف جوانب سے بلند ہو رہی ہے۔ مگر معتدل طبقہ کے مسلمان اس امر کو کسی قدر بنظر اشتباہ دیکھتے ہیں کہ سیاسی یا مذہبی نقطہ ہائے نظر سے اس کانفرنس کا کوئی معقول نتیجہ نکلیگا۔ اس مسئلہ میں جو سوالات پیش کئے جاتے ہیں۔ وہ ذیل میں درج ہیں:

(۱) اس کانفرنس میں خود خلیفہ معزول یعنی عبد المجید خان آفندی کی کیا پوزیشن ہو گی۔

(۲) اس امر کو مد نظر رکھتے ہوئے کہ شاہ حسین ملک الحجاز کے لئے جو خلافت عربیہ کا اعلان ہو چکا ہے۔ اس کے متعلق مسلمانان حجاز، عراق، فلسطین، شرقی یردان کا کیا طرز عمل ہو گا۔

(۳) حکومت انگورہ کے جدید طرز عمل میں جو سیاسی اغراض مضمر ہیں۔ انکو مد نظر رکھتے ہوئے کیا یہ ضروری نہیں ہے کہ کانفرنس مطلوبہ کا مقام انعقاد کسی غیر جانبدار ملک میں قرار دیا جا سکے۔

(۴) اگر کانفرنس کا فیصلہ حکومت انگورہ یا شاہ حجاز کے خلاف صادر ہوا تو اسکو کیا اختیارات اور اقتدار حاصل ہے کہ وہ اپنے فیصلہ پر عملدر آمد کرا سکے۔

سوالات مندرجہ بالا کے سلسلہ میں بہت سے اعتدال پسند سربر آوردہ مسلمانوں سے رائے لی گئی۔ تمام آراء کا لب لباب یہ ہے۔ کہ اگر انگورہ و حجاز نے برضا و رغبت اس امر کا اقرار نہ کیا کہ وہ اس موتمر اسلامی کے فیصلہ کا پابند ہونا اپنا اخلاقی فرض سمجھتے ہیں۔ تو انعقاد موتمر محض فضول ثابت ہو گا۔ مگر یہ امر یقینی نہیں ہے کہ حکومتہائے مذکور خود کو پابند کر لینگی۔

یہ تو صاف ظاہر ہے کہ ترکوں نے سیاسیات کو مذہب پر ترجیح دی ہے۔ اس لئے شاید وہ مسئلہ خلافت پر دیگر اقوام سے بحث کرنا پسند نہ کریں۔ جس سرعت رفتار سے مالک ترک معاشرتی اصلاحات انجام دے رہے ہیں۔ اسے مد نظر رکھتے ہوئے گمان نہیں ہوتا کہ ان پر مذہبی خیالات کا کچھ اثر ہو سکیگا۔

جنگ عظیم سے شاہ حسین ملک الحجاز نے سیاسی ... میں خود کو بُری طرح پھنسا لیا ہے۔ اور یہی وجہ ہو ... مسلمانان ہند نے ان پر سخت نے دے کی تھی۔ بلکہ کار... خلافت نے تو انکو غاصب قرار دیدیا تھا۔ اسلئے کہ اپنے پرانے منصب یعنی شریف پاشا پر قائم رہے ... کے انہوں نے ترکوں کے خلاف دشمنوں سے سازش کی۔ اور خود کو آزاد و خود مختار حکمران تسلیم کرانا چاہا۔ اندریں صورت یہ خیال ہی عبث ہے کہ وہ اس مجوزہ موتمر اسلامی میں شراکت کرینگے۔ جس میں علاوہ دیگر اقوام کے مسلمانان ہند خاص طور پر شریک ہونگے۔ ... بڑے جید مولوی صاحب سے معلوم ہوا تھا کہ شاہ حسین نے جو بد سلوکی اور زیادتی گذشتہ زمانہ حج میں حجاج ... روا رکھی۔ انکی وجہ سے مسلمانان ہند ان سے سخت متنفر ہو گئے ہیں۔

اسلئے لوگوں نے یہ رائے دی کہ موتمر اسلامی کا انعقاد محض بے سود ثابت ہو گا۔ اور اب وہ زمانہ دور نہیں ... ۲۲ کروڑ مسلمانوں کو جو مختلف فرمان رواؤں کی رعایا ہیں۔ متفق و متحد کر کے کسی ایک خلیفہ ... رُوحانی و مادی اقتدار میں لانے کی کوشش عمل میں لائی جا سکے۔ چنانچہ اس عقدہ کا حل یہ بتایا گیا تھا کہ ہر اسلامی ملک اپنا اپنا رُوحانی مقتدا منتخب کر لے جس کو بجز رُوحانی کے دنیوی اختیارات کچھ حاصل نہ ہوں۔ اگرچہ یہ حل احکام شریعت کے مطابق کو پورا نہیں کرتا۔ کیونکہ بموجب شرع خلیفۃ المسلمین کو دینی و دنیوی دونوں قسم کے اختیارات حاصل ہونے چاہئیں۔ مگر اندریں حالات کہ جبکہ اس قدر مشکلات کا سامنا ہے۔ اور کوئی ممکن حل نظر نہ ... اگر ایسا نہ کیا گیا تو دنیائے اسلام میں کوئی خلیفہ نہیں رہیگا۔ اور منصب خلافت ایک دام ... یا ایک برائے نام مقامی ادارہ بن جائیگا۔

[illegible] پسند کارکنان خلافت نے حکومت انگورہ کے جدید [illegible] طرز عمل کی یہ توجیہہ کی ہے کہ مصطفٰے کمال پاشا منصب [illegible] خلافت کو توڑ دینے کا ارادہ نہیں رکھتے۔ بلکہ یہ چاہتے [illegible] کہ مجلس ملیہ ترکیہ کے صدر اعظم کی شخصیت میں یہ عہدہ [illegible] شامل ہو جائے۔ اور اس سے احکام شریعت کی پوری [illegible] تعمیل ہو جائیگی۔ یعنی دنیوی اختیارات کے لحاظ [illegible] سے ایک زبردست طاقت رکھنے والا شخص نہایت اسلام [illegible] کا روحانی [illegible] اعظم بھی رہیگا۔ مگر اعتدال پسند [illegible] طبقہ مسلمین اس بات کو صرف مغالطہ انگیز ہی نہیں سمجھتے بلکہ واقعات کے خلاف بھی سمجھتے ہیں۔ اس لئے [illegible] خود مصطفٰے کمال پاشا نے اپنے برقی پیام میں جو [illegible] انہوں نے خلافت کمیٹی کے نام ارسال کیا ہے صاف ظاہر [illegible] کر دیا ہے کہ منصب خلافت کو منسوخ کر دیا گیا۔ لہذا [illegible] ہمند جماعت کا ارادہ مصطفٰے کمال پاشا کو [illegible] خلیفۃ المسلمین بنا دینے کا ہو۔ تو اعتدال پسند مسلمان [illegible] مخالفت ضرور کرینگے۔ کیونکہ وہ اسکو سخت خطرناک [illegible] بات سمجھیں گے۔ لفظ جمہوریت کے موجودہ معنی [illegible] اسلام کبھی ڈیموکریسی نہیں تھا۔ خلافت کے متعلق [illegible] روایات کا تقاضا ہے۔ کہ خلیفۃ المسلمین کو مسلمان [illegible] ہونا چاہیئے۔ مگر جمہوریہ کی صورت میں اگر [illegible] پریذیڈنٹ کو خلیفہ بنایا جائے۔ تو اس میں یہ دقت [illegible] ہو گی۔ کہ ممکن ہے کہ کثرت رائے حاصل کر کے [illegible] کوئی ہر دلعزیز غیر مسلم شخص پریذیڈنٹ بنجائے [illegible] شخص بھی خلیفۃ المسلمین ہو سکیگا۔ بلحاظ بحیثیت [illegible] جمہوریہ ترکیہ مصطفٰے کمال پاشا خلیفۃ المسلمین [illegible] بنایا

[illegible] ہے کہ اب یہ غیر ممکن ہو گیا ہے جو سلطان عالم کا [illegible] خلیفہ ہو۔ ایک ہی تدبیر عملی صورت میں آسکتی [illegible] موجودہ [illegible] کے حالات کے مناسب اور مفید [illegible] ہو۔ اور سب اسلامی سلطنتیں اسکی رہنمائی [illegible] اپنے ملک کا انتظام کریں۔ اور مسلمانوں کا کلمہ [illegible] درست ہے [illegible] خلافت کا یہی حل ہے۔ [illegible] تیار نہیں ہونگے۔ اور موجود [illegible] کافی نہیں۔ تو مزید واقعات

وحالات ایسے پیدا ہونگے۔ کہ انہیں ایسا کرنے پر مجبور ہونا پڑیگا۔ سوال صرف یہ ہو سکتا ہے کہ وہ روحانی خلیفہ کون ہو۔ سو اس سے پہلے یہ دیکھ لیا جائے۔ کہ روحانیت کیا چیز ہے اس سے پہلے ہمارے علماء و فضلاء نے ایک خلیفہ کی بیعت کی تھی۔ جسکی نسبت ہمیں بتایا گیا تھا کہ وہ علم موسیقی میں مہارت کامل رکھتے ہیں۔ اور تصویریں اچھی بناتے ہیں۔ اور اب اخراج ٹرکی سے بعد سوئٹزرلینڈ میں ان کے مشاغل کی نسبت ہمیں انتظار تھا۔ سو یہ تار چھپ گیا ہے کہ اعلیحضرت خلیفۃ المسلمین نے ہوٹل میں مجلس رقص کا ملاحظہ فرمایا۔ سو اگر روحانیت اسی کا نام ہے۔ اور صرف موسیقی و تصویر سازی اور مجلس رقص کا ملاحظہ ہی خطبہ جمعہ میں نام لینے کی سفارش کرتے ہیں تو ہم کچھ کہہ نہیں سکتے۔ لیکن اگر روحانیت اس کا نام ہے کہ اشاعت اسلام و حفاظت اسلام میں دن رات خلیفہ کے بسر ہوں۔ وہ مسلمانان عالم کی بہبودی اور بہتری میں بسر کرے وہ غیر مذاہب کے زبردست نمائندوں کو اسلام کے مقابل پر چیلنج کر سکے۔ اور ٹھیک منہاج انبیاء کے مطابق حق و باطل کے فیصلہ کیلئے بلائے۔ اور اپنے ساتھ وہی برکات رکھے۔ جو خلفاء راشدین مہدیین کیلئے مخصوص ہیں۔ اور انبیاء و رسل کے بعض کمالات کا ظلی طور پر وارث ہو۔ تو پھر میں سچ کہتا ہوں۔ اور ڈنکے کی چوٹ کہتا ہوں اور بلا خوف و لائم سناتا ہوں۔ کہ اسوقت روئے زمین پر ایک ہی سچا روحانی خلیفہ ہے جس کا نام ہے۔

مرزا بشیر الدین محمود احمد ایدہ اللہ بنصرہ

وہ اپنے ساتھ ایک جماعت مخلصین رکھتا ہے۔ جو خدا کے مرسل خدا کے نبی کے ہاتھ پر تیار کئے گئے ہیں۔ وہ مشرق و مغرب میں دین اسلام کا ڈنکا بجا رہا ہے وہ اپنے اندر وہ برکات رکھتا ہے جو انبیاء سے ورثے میں ملتے ہیں۔ اسکو مقدس روح دیگئی ہے۔ اور وہ رجس سے پاک ہے وہ نور اللہ ہے اسکے ساتھ فضل ہے وہ صاحب شکوہ اور عظمت اور دولت ہے۔ وہ دنیا میں آیا تا اپنے مسیحی نفس اور روح الحق کی برکت سے بہتوں کو بیماریوں سے صاف کرے۔ وہ کلمۃ اللہ ہے۔ کیونکہ خدا کی رحمت و غیوری نے اسے اپنے کلمہ تمجید سے بھیجا ہے۔ وہ سخت ذہین و فہیم ہے۔ اور دل کا حلیم۔ علوم ظاہری و باطنی سے پُر کیا گیا ہے وہ مظہر الحق والعلاء ہے۔ اس کا نزول بہت مبارک اور جلال الٰہی کے ظہور کا موجب ہے۔ وہ نور ہے نور جس کو خدا نے اپنی رضا مندی کے عطر سے ممسوح کیا۔ اسمیں خدا کی روح ڈالی گئی۔ اور خدا کا سایہ اس کے سر پر ہے۔ وہ جلد جلد بڑھا۔ اور اسیروں کی رستگاری کا موجب ہوا وہ زمین کے کناروں تک شہرت پائیگا۔ اور قومیں اس سے برکت پائینگی اور مبارک وہ جو اسکے آستانہ قدس پر سر تسلیم رکھتے ہیں کیونکہ وہی اور صرف وہی دنیا میں عزت پائینگے اور آخرۃ میں نجات +

یہ باتیں میری نہیں اسکی باتیں ہیں جو ابراہیم موسیٰ عیسیٰ علیہم السلام سے ہمکلام ہوا۔ اور جس نے سید الاولین والآخرین حضرت خاتم النبیین پر اپنی آخری شرعی وحی نازل کی۔ پس یہ ضرور پوری ہو کر رہینگی۔ اور کسی مخالفت کرنیوالے کی مخالفت کچھ نہیں بنا سکیگی۔ دیکھو تمہیں بتایا گیا کہ خلیفہ خدا بناتا ہے مگر تم نے اسپر ہنسی کی۔ اور آخر اس کا نتیجہ کیا نکلا۔ لاکھوں پونڈ خرچ ہوئے۔ لوگوں نے اپنی جائدادیں تلف کیں۔ اوطان چھوڑے جیل میں گئے۔ جنگیں ہوئیں۔ آخر خود اسی قوم نے جس کے لئے یہ سب کچھ ہو رہا تھا۔ خلافت کو منسوخ کر دیا۔ اور یہ ثابت ہو گیا ہے کہ خلیفہ خدا بناتا ہے۔ پس میرے دوستو! ابھی وقت ہے سمجھو کہ اسی میں تمہاری بھلائی ہے۔ جن کو تم حقارت سے دیکھتے ہو وہی اس کے وارث ہونیوالے ہیں۔ تمہاری دانشمندی اسی میں ہے۔ کہ خدا کی مرضی کے آگے سر جھکا دو۔ ورنہ منوانے والا خود منوا لیگا۔ ہم اپنا فرض ادا کر چکے۔

اغلب بلکہ یقین ہے۔ کہ بعض نادان میری اس تحریر پر تمسخر اُڑائیں گے۔ لیکن وہ یاد رکھیں۔ کہ وہ زمانہ آتا ہے آنے والی قومیں جب میری باتوں کو حرف بحرف پورا ہوتے دیکھیں گی۔ تو وہ ان نادانوں کی حماقت پر ہنسی کرینگی۔ جب چند ماہی گیروں کے ساتھ کہا جاتا تھا کہ یار بخت دیئے گئے تو اسوقت بھی اصحاب جبہ و دستار نے ہنسی کی تھی۔ لیکن اگر آج وہ دیکھتے تو معلوم ہوتا کہ انہی ماہی گیروں کے نام لیوا تختوں پر ہیں۔ کھجور کی چھت کے نیچے سارے عالم پر چھا جانے کا دعویٰ تھا۔ کبھی ابوالحکم دانائی کے باپ ہونے کے مدعیوں نے قہقہہ لگایا۔ مگر آج وہی شہنشاہ رسالت ہے۔ جس کا نام لینے پر بادشاہ تختوں سے نیچے اتر آتے ہیں۔ پس یہ سنت الٰہی ایک جدید رنگ میں جلوہ گر ہوگی اور ضرور ہو گی۔ ایک ہی روحانی خلافت

ملک کی مصیبت دور ہونے کی تجویز

شری ست مادھو اس جی نے فرمایا ہے۔ کہ ملک کی مصیبت دور ہونے کی ایک ہی تجویز ہے۔ کہ پیدائش پر قابو حاصل کیا جائے۔ جس کی بہترین تجویز یہ ہے۔

خود مہابھارت میں یہ صاف طور پر بیان کیا گیا ہے۔ کہ پانڈوں کی ماتا کنتی کو جب وہ ابھی کنواری تھی۔ "سوریہ ماتا" سے گربھ ہو گیا تھا۔ نتیجہ یہ تھا۔ کہ اس سے "کرن" پیدا ہوا تھا۔ اور جسے پرورش اور غور و پرداخت کے لئے ایک نوکرانی کے سپرد کیا گیا تھا۔ پانڈو۔ دھرت راشٹر کے پتا چونکہ جسمانی نقائص کی وجہ سے اولاد پیدا کرنے کے ناقابل تھے۔ اس لئے ان دو بادشاہوں کی ماتا کو پتر اتپتی کے لئے ویدویاس کے ساتھ نیوگ کرنا پڑا تھا۔ اگر آج کوئی عورت ایسا ہی کرے۔ تو اسے سوسائٹی میں سے باہر نکال دیا جائیگا۔ مہابھارت کے زمانہ میں نیوگ کو بُرا نہیں سمجھا جاتا تھا۔ اور اس ملک کے باشندوں کے خلاف لڑنے کے لئے بہادر اور مضبوط لڑکے پیدا کرنے کی ضرورت تھی۔ کسی عورت کے صرف ایک بچہ پیدا ہونا شرمناک خیال کیا جاتا تھا۔ اگر پتی میں کوئی جسمانی نہیں ہوتا تھا۔ تو استری کی کسی دوسرے مرد کے ساتھ نیوگ کرنے کے لئے حوصلہ افزائی کی جاتی تھی۔ یہ ہر دو مرد اور عورت کے لئے ایک حب الوطنانہ اور مذہبی فرض سمجھا جاتا تھا۔ ہندو شاستر اس قدر تنگ خیال نہیں ہیں۔ کہ جس قدر لوگ خیال کرتے ہیں۔

بات کو مستحکم کرنے کے لئے جرمن گورنمنٹ کی مثال بھی دی ہے۔ کہ جرمنی میں جنگ عظیم کے دوران میں جرمن گورنمنٹ نے بچوں کی پیدائش کی یہاں تک حوصلہ افزائی کی تھی کہ کنواری لڑکیوں کو بھی مضبوط قومی ایجنٹ فوجی ہیوں کے ساتھ ہمبستری کے لئے حوصلہ افزائی کیجاتی تھی۔ اور ایسی ہمبستری کا نتیجہ یہ ہوتا تھا کہ اسے ایک خاص انگوٹھی پہننے کی اجازت دی جاتی تھی۔ کہ جو حکومت کی طرف سے آبادی بڑھانے میں قوم کی امداد کے متعلق اس کی خدمات کے اعتراف کے طور پر دی جاتی تھی۔ ایک کنواری لڑکی کی ایسی کاروائی کو ایک محب الوطنانہ فرض خیال کیا جاتا تھا۔ اور بیشمار ایسی لڑکیاں جنہوں نے جذبہ حب الوطنی کے ماتحت بچے پیدا کئے تھے۔ اپنے واقفوں اور دوستوں کو وہ انگوٹھیاں جو گورنمنٹ نے انہیں دی ہوتی تھیں دکھا کر فخر کرتی تھیں "

ہم صرف اتنا ہی کہنا چاہتے ہیں۔ کہ یہ مذہب یہ تہذیب ہمارے آریہ دوستوں کو مبارک رہے۔ بہتر تھا کہ شری ست ہم شودروں "کو یہ وید مقدس کی تعلیم نہ سنائی جاتی کانوں میں سیسہ بھرے جانے کی تہدید غالباً اسی حکمت پر مبنی تھی۔

اصحاب انگورہ کا دین و مذہب

قسطنطنیہ ۲۴ مارچ کا تار ہمیں اطلاع دیتا ہے کہ قومی مجلس میں صدر کے اختیارات پر بحث ہوئی۔ صدر کو مجلس قومی توڑ دینے کے اختیار کے متعلق ایک ممبر نے مداخلت کرتے ہوئے کہا۔

" اگر خدا وند تعالے صدر منتخب کیا جائے تو اسے بھی یہ رعایت نہیں دی جاسکتی "

کہنے والا تو ایک تھا۔ مگر دوسرے اصحاب کا سکوت بتاتا ہے۔ کہ اسلام انگورہ سے رخصت ہو چکا۔ اور خدا کے نام کی غیرت سے ایک ذرہ ایمان باقی نہیں۔ ورنہ اس ممبر کی فوراً خبر لی جاتی اور اسے خالق سموات والارض کے نام کا احترام سکھا دیا جاتا۔ یہ ہے ہمارے مسلمان بھائیوں کے مُردہ خلافت کی مجلس۔ اور یہ ہے۔ وہ مرکز حضرت جس کی طرف اہل اسلام کی نگاہیں لگی ہوئی ہیں۔ اور جو جزیرۃ العرب اور مکہ و مدینہ کے محافظ بنائے جاتے ہیں۔

ع وائے گر در پس امروز بود فردائے

انگورہ کو جانیوالا ڈیپوٹیشن

ہندوستان سے انگورہ وغیرہ بلاد اسلامی میں جانے کیلئے ایک ڈیپوٹیشن تجویز ہوا تھا جس کے پروانہ راہداری کے لئے لیجسلیٹو اسمبلی میں بحث ہوئی۔ سر مالکم ہیلی نے بہت معتدل تقریر کی۔ اور کہا کہ پہلے ان حکومتوں سے دریافت کرنا ضروری ہے۔ کہ آیا وہ اس ڈیپوٹیشن کو ویلکم کہنے کیلئے تیار ہیں۔ پھر جو لوگ موجودہ گورنمنٹ کو تسلیم ہی نہیں کرتے یا جو سرکاری ملازموں کو بھڑکا کر حکومت کے خلاف جرائم کے مرتکب ہو چکے ہیں۔ وہ پروانہ راہداری کے مستحق کیونکر ہو سکتے ہیں۔

کہا گیا۔ کہ یہ مذہبی مقصد ہے۔ اس میں گورنمنٹ کیوں مداخلت کرتی ہے۔ لیکن سر ہیلی نے خوب سوال کیا۔ گو ڈیپوٹیشن کا مقصد خالص مذہبی ہے۔ تو اس کے ممبران میں دو برہمنوں کو کیوں شامل کیا گیا ہے "

بھلا پنڈت موتی لال نہرو۔ اور پنڈت جواہر لال نہرو کونسی آیت و حدیث کی تفسیر فرمائیں گے۔ جو ڈیپوٹیشن خلافت کے ممبر تجویز ہوئے ہیں۔ ہمیں تو خوف ہے۔ کہ ڈیپوٹیشن خلافت کے جانے پر انگورہ سے جواب صاف ملنے پر کہیں مہاتما گاندھی ہی "خلیفۃ المسلمین" نہ تجویز کر لئے جائیں۔ کیونکہ ان میں وہ تمام اوصاف پائے جاتے ہیں۔ جو جامع الشرائط ہیں ❊

مہاشہ شردھانند جی اور ہندوؤں کا روپیہ

جنوبی افریقہ کے ہندوؤں نے مہاتما کے نام سے ہندوؤں کو پرجوش الفاظ میں اپیل کیا۔ اور انہیں عجیب قسم کے دئے تو دھڑا دھڑ روپیہ آنا شروع ہو گیا۔ اور ایسا ہوا تھا کہ سب کا سب چندہ روپیہ کے ساتھ زمانہ کے کا سب کچھ مہاشہ صاحب موصوف کے سپرد کر دینگے۔ چوہدری فتح محمد صاحب ایم۔ اے۔ امیر الوفد ملکانہ نے اپنے ایک مضمون میں ہندوؤں کو متنبہ کیا ہے کہ وقت تو تم جوش میں اندھے ہو کر روپیہ پانی کی طرح بہا رہے ہو۔ اور مہاشہ شردھانند کو مالا مال کر رہے ہو۔ لیکن

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

خطبہ جمعہ

مومن وسیع الاخلاق مگر غیور ہوتا ہے

از حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ العزیز

فرمودہ ۲۸ مارچ ۱۹۲۴ء

سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا :-

سورہ فاتحہ جہاں ہیں اور باتوں کی طرف توجہ دلاتی ہے۔ وہاں وہ ایک ایسی غیرت کی طرف بھی متوجہ کرتی ہے۔ جو آگ کی طرح انسان کے دل میں جوشزن ہو۔ میں حیران ہوتا ہوں۔ کہ مسلمان روزانہ سورہ فاتحہ پڑھتے ہیں۔ مگر مطالب سے ناواقف ہیں۔ بھلا سوچو تو سہی۔ کہ ہم جو دن میں چالیس پچاس دفعہ روزانہ خدا تعالیٰ کے سامنے کھڑے ہو کر دعا مانگتے ہیں۔ غیر المغضوب علیہم ولا الضالین۔ یعنی نہ تو یہ ہو۔ کہ ہم ان لوگوں سے تعلق رکھیں۔ اور ان سے ہماری شراکت ہو۔ اور ان کے ساتھ ہمارا واسطہ ہو۔ جنہوں نے خدا کے مامور ومرسل و انبیاء کی تکذیب کی۔ اور ان کو طرح طرح کی تکلیفیں دیں۔ اور قسم قسم کے دکھ پہنچا کر مغضوب علیہم بن گئے۔ اور نہ ہی ہم ان لوگوں کے ساتھ ہوں جنہوں نے گو خدا تعالےٰ کے رسولوں اور ماموروں کو دکھ تو نہیں دیئے۔ اور نہ ان سے بُرا سلوک کیا ہے۔ مگر انہوں نے ان کے درجہ میں غلو کیا۔ اور خدا کی محبت پر ان کی محبت کو فوقیت دی۔ اور مقدم سمجھا۔ اور جو تعلق خدا سے چاہیئے وہ انہوں نے بندوں سے پیدا کیا۔

یہ ایسی جامع دعا ہے۔ کہ دنیا کی سب بدیاں اور سب گناہ اسی میں آجاتے ہیں۔ کیونکہ بدیاں یا تو وہ ہیں جن میں [illegible] کر احکام کو توڑا جاتا ہے۔ اور ان کی مخالفت [illegible] ہے۔ اور یا وہ ہیں جن میں خدا کے حقیقی اور واقعی تعلق کو چھوڑ کر کسی بندے سے خواہ وہ مامور ہو۔ مجدد ہو۔ نبی ہو معمولی انسان ہو۔ یا کافر ہو۔ اسے جھوٹا تعلق جس کا وہ حقدار نہیں پیدا کیا جاتا ہے۔ اور اس کی محبت میں حد سے زیادہ غلو کیا جاتا ہے۔

کونسی بدی ہے۔ جو اس سے باہر رہ جاتی ہو۔ ہر قسم کی اخلاقی بدیاں پہلی شق میں آجاتی ہیں۔ چوری ڈاکہ۔ فساد، مخالفت رسل۔ سب غیر المغضوب علیہم میں داخل ہیں۔ اور تمام اقسام شرک۔ بت پرستیاں۔ قبر پرستیاں۔ ہر قسم کے غلو ولا الضالین کے نیچے آجاتے ہیں۔ غرض کوئی بدی نہیں۔ جس پر یہ دعا حاوی نہ ہو۔

گویا ہم روزانہ اللہ تعالےٰ کے سامنے اقرار کرتے ہیں۔ کہ ہم تمام قسم کی اخلاقی بدیوں کو ناپسندیدگی کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ اور ہم ان لوگوں سے کسی قسم کا تعلق پیدا نہیں کرنا چاہتے۔ جو مخلوق کی محبت میں حد سے بڑھ گئے ہیں۔ ایسا کہ گویا خدا کی محبت کو نظر انداز ہی کر دیا۔ اور انسانوں کی شان کو اتنا بڑھایا۔ کہ خدا کی شان سے مشابہ کر دیا۔ یہ دونو گروہ ہم سے بے تعلق ہیں۔ ہم صراط مستقیم چاہتے ہیں۔ سیدھا راستہ جو نہ ادھر ہو نہ اُدھر۔ وہ راستہ جس میں تیرے احکام کو توڑا جاتا ہے۔ اور [illegible] وہ جس میں خدا کی محبت کے بہانے سے انسانوں کو وہ مرتبہ دیا جائے۔ جو خدا نے ان کو نہیں دیا۔ ہم تو درمیانہ راستہ چاہتے ہیں۔ یعنی نبیوں کا ماننا اور ان کے احکام کو قبول کرنا اور ان کی تعلیم پر چلنا اور ان کو وہی درجہ دینا جو خدا نے ان کو دیا ہے۔

جب ایک مسلمان بار بار اور متواتر اصرار سے خدا کے سامنے کہتا ہے۔ کہ تو مجھے مغضوب علیہم اور ضالین بننے سے بچا۔ تو گویا وہ یہ کہتا ہے۔ کہ میں غیرت مند ہوں۔ میں نہ کسی قسم کی بدی کو خود اختیار کروں گا اور نہ اختیار کرنے والوں سے تعلق رکھوں گا۔ یہ غیرت کی علامت ہے۔ کہ بدی سے اس قدر متنفر ہوں۔ کہ بدی کرنے والوں سے تعلق بھی نہیں رکھنا چاہتا۔ اور اپنے لئے بار بار پناہ مانگتا ہوں۔ پڑھنے کو تو سب لوگ یہ دعا پڑھتے ہیں۔ کہ خدایا ہمیں مغضوب علیہم اور ضالین بننے سے بچا۔ مگر کتنے ہیں۔ جو اس مضمون پر غور کرتے اور سوچتے ہیں۔ اور پھر اس پر عمل کرتے ہیں۔ اور کتنے ہیں۔ جن کے دلوں میں غیرت پیدا ہو۔ کہ جو خدا سے بے تعلق ہیں ہم بھی ان سے بے تعلق رہیں۔ اور پھر اس پر عمل بھی کرتے ہوں۔ بہت کم اور بہت ہی کم۔ بلکہ بہت لوگ ہیں۔ جو اس پر عمل کرنے والوں کو تنگ دل کہتے ہیں۔ اور ان کو کم حوصلہ سمجھتے ہیں۔

یاد رکھو۔ اسلام سے باہر کوئی وسعت حوصلہ نہیں وسعت حوصلہ کے کیا معنے ہیں؟ کیا وسعت حوصلہ اس کا نام ہے۔ کہ طبیب بھی وہ کڑوی دوائی پی لے۔ جو بیمار کو پلاتا ہے۔ ورنہ وہ تنگ دل ہے۔ کیونکہ خود بامزہ غذائیں کھاتا ہے۔ یا اس لئے کہ وہ بیماروں کو ان کے مزاج کے مطابق میٹھا۔ گوشت۔ نمک۔ چاول وغیرہ سے منع کرتا ہے۔ اور خود کھاتا ہے۔ وہ تنگ دل کہلائیگا؟ جب کہ وہ خود تکلیف اٹھا کر ان کا علاج بھی کرتا ہے۔ تنگ دلی اس بات کا نام نہیں۔ کہ مجرم کو وہ سزا دی جائے۔ جس کا وہ مستحق ہے۔ ہاں ہم اگر ڈوبتے کو نہ بچادیں۔ تو یہ کم حوصلگی اور تنگ دلی ہوگی۔ یہ نہیں کہ ہم اس لئے تنگ دل ہیں۔ کہ ہم ڈوبنے والے کے ساتھ کیوں نہیں ڈوبتے۔ جو شخص ہم سے ایسی امید کرتا ہے۔ وہ ہمیں جاہل اور بے وقوف بنانا چاہتا ہے۔ ہاں وسعت حوصلہ یہ ہے۔ کہ ڈوبنے والے کو بچایا جائے۔ چنانچہ اسلام نے جہاں غیر المغضوب علیہم ولا الضالین کی دعا میں غیرت سکھلائی ہے۔ وہاں اس نے وسعت حوصلہ کی بھی تعلیم دی ہے۔ چنانچہ فرمایا۔ اھدنا الصراط المستقیم۔ اے اللہ ہم سب کو صراط مستقیم عنایت فرما۔ جن لوگوں کے تعلق سے بچنے کیلئے دعائیں کرتا ہے۔ اب انہی کے متعلق کہتا ہے۔ کہ اے اللہ تو ہم سب کو نیک اور صالح بنا۔ دیکھو کس قدر وسعت حوصلہ ہے۔ کہ جن سے اس قدر نفرت تھی۔ کہ ان سے بے تعلقی کے لئے

۵۰-۵۰ دفعہ دعائیں کرتا تھا۔ مگر اب دعائیں مانگتا ہوں کہ خدایا یہ ہلاک نہ ہوں۔ تباہ نہ ہوں۔ ان سے میرا تعلق نہ ہو۔ مگر ان کا مجھ سے ضرور ہو۔ کیونکہ میں صراط مستقیم اور محفوظ راستے پر جا رہا ہوں۔ گویا جہاں یہ کھڑے ہیں۔ مجھے تو ان کے پاس نہ لے جا۔ مگر ان کو میرے پاس لے آ۔

ڈاکٹر بیمار کو اپنی طرف کھینچتا ہے نہ یہ کہ خود بیمار ہو جاتا ہے۔ ڈاکٹر کی ہمدردی یہ نہیں۔ کہ اگر مریض کو انفلوانزا یا طاعون ہے تو وہ بھی ٹیکہ کر کے طاعون یا انفلوانزا کے جراثیم اپنے اندر داخل کرے اور بیمار کے ساتھ بیمار ہو جائے۔ جو اس کے ایسا نہ کرنے کو تنگدلی کہیگا۔ وہ پاگل اور مجنون ہوگا۔ وہی ڈاکٹر ہمدرد اور وسیع حوصلہ ہوگا۔ جو بیماروں کو اچھا کرنے کی کوشش کرے گا۔

وسعت حوصلہ وہی ہے جو اسلام نے سکھایا ہے چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دعا میں جو کسی شہر میں داخل ہوتے وقت پڑھی جاتی ہے۔ سکھایا ہے۔ آپ نے اس میں فرمایا ہے۔ کہ اے اللہ میں تجھ سے دعا کرتا ہوں۔ کہ مجھے اس شہر کے نیک اور صالح بندوں سے محبت ہو۔ مگر بدوں سے نہ ہو۔ لیکن ان سب کو نیک ہوں یا بد مجھ سے محبت ہو۔ تاکہ وہ سب مجھ سے تعلق پیدا کر کے نیک بن جائیں۔ گویا میرا ان پر اثر ہو۔ ان کا مجھ پر اثر نہ ہو۔

اس دعا میں آنحضرت صلعم نے اس مکمل اور کامل طریق کو بیان فرما دیا ہے۔ کہ جس پر چل کر انسان کو ہر قسم کی ہدایت حاصل ہو جاتی ہے۔ مومن کو اس بات کی غیرت ہونی چاہیئے۔ کہ بدوں سے میرا تعلق ہو۔

غیرت شریف انسان کا جزو ہے۔ غیرت اعلیٰ درجہ کا خلق ہے۔ مگر افسوس ہے کہ بہت لوگ وسعت حوصلہ اور غیرت کو منافی سمجھتے ہیں۔ اور خیال کرتے ہیں۔ کہ غیرت وسعت حوصلہ کے ساتھ جمع نہیں ہو سکتی۔ لیکن یہ بات غلط ہے۔ کیونکہ غیرت بدی سے نفرت کرنے اور جدا رہنے کا نام ہے۔ اور وسعت حوصلہ بد کو اپنی طرف کھینچ کر نیک بنانے کا نام ہے۔ دونوں ایک ہی وقت میں جمع ہو سکتی ہیں۔ ان میں مخالفت اور مغائرت نہیں

غیرت اپنے محل اور وقت پر نیکی میں داخل ہے۔ لیکن بہت لوگ معترض ہوتے ہیں۔

مجھے اس مضمون پر خطبہ پڑھنے کی یہ وجہ ہوئی کہ چند لوگوں نے جماعت میں فتنہ ڈالنا چاہا تھا میں نے ان کو سزا دی اور جماعت سے خارج کر دیا۔ اور ان سے تعلق رکھنا منع کر دیا۔ مگر افسوس ہے کہ قادیان میں بھی بیس ۲۰ پچیس ۲۵ آدمیوں کی نسبت رپورٹ پہنچی جنہوں نے لیکچر اور تعلقات قطع کرنے کا حکم سنا۔ اور پھر تعلقات رکھے۔ آج ہی ایک آدمی کا خط آیا ہے۔ جس کو میں اس سے پیشتر دانشمند سمجھتا تھا کہ محفوظ الحق یہاں آیا۔ اور اس نے مصافحہ کے لئے ہاتھ بڑھایا۔ میں مصافحہ سے انکار نہیں کر سکا۔ اور یہ بھی لکھا کہ باقی جماعت برابر کلام کرتی ہے۔ یہ وہی بات ہے۔ "ماں سے زیادہ چاہے پھاپھا کٹنی کہلائے" خدا سے زیادہ تعلق اور محبت کا دعویٰ کسی انسان کا ہرگز صحیح نہیں۔ اور میں یہ قطعاً تسلیم کرنے کو تیار نہیں۔ میں نے وہ سلوک اپنی آنکھوں دیکھے ہیں۔ جو لوگ ایک دوسرے سے کرتے ہیں۔ اور جو سگے بھائی بھائیوں سے اور باپ بیٹے سے اور بیٹا باپ سے کرتا ہے۔ میں نے غیر احمدیوں کے آپس کے سلوک اور عیسائیوں ہندوؤں اور سکھوں کے سلوک دیکھے ہیں اور پھر احمدیوں کے آپس کے تعلقات دیکھے ہیں۔ میں دیانتداری سے کہہ سکتا ہوں کہ لوگوں کے لئے جو اخلاص اور محبت میرے دل میں میرے اس مقام پر ہونے کی وجہ سے جس پر خدا نے مجھے کھڑا کیا ہے۔ ہے۔ اور جو ہمدردی اور رحم میں اپنے دل میں پاتا ہوں۔ وہ نہ باپ کو بیٹے سے ہے۔ اور نہ بیٹے کو باپ سے ہو سکتا ہے۔ اور پھر میں اپنے دل کی محبت پر انبیاء کی محبت کو قیاس کرتا ہوں۔ جیسے ہم جگنو کی چمک پر سورج کو قیاس کر سکتے ہیں۔ تو میں ان کی محبت اور اخلاص کو حد سے بڑھا ہوا پاتا ہوں۔ مگر جو کہے کہ میں ان سے بھی زیادہ خیر خواہ اور ہمدرد ہوں وہ جھوٹا ہے۔ اس کی وہی مثال ہے "ماں سے زیادہ چاہے پھاپھا کٹنی کہلائے" ان سے بڑھکر محبت باپ بیٹے کے تعلقات میں بھی نہیں ہو سکتی۔

وسعت حوصلہ اور غیرت ایک وقت میں جمع ہو سکتے ہیں۔ مخالف اور نقیض نہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا واقعہ لکھا ہے۔ کہ آپ لاہور تشریف لے گئے آپ ایک جگہ کھڑے تھے۔ کہ پنڈت لیکھرام آگیا۔ ہندو لوگ بڑے آدمیوں کا لحاظ کرتے ہیں۔ گو ان کے مخالف ہی ہوں۔ لیکھرام نے آپ کے سامنے ہو کر سلام کیا۔ آپ نے دوسری طرف منہ پھیر لیا۔ وہ دوبارہ جواب کیلئے دوسری طرف سے آیا۔ اور پھر سلام کیا۔ آپ نے پھر جواب نہیں دیا۔ اور دوسری طرف منہ کر لیا۔ دوسروں نے سمجھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو معلوم نہیں۔ وہ بہت خوش ہوئے۔ کہ آریوں کا ایک بڑا آدمی سلام کرنے آیا ہے۔ ایک دوست نے توجہ دلا کر کہا کہ حضور پنڈت لیکھرام صاحب سلام کرتے ہیں۔ آپ نے اس کو خطاب کر کے فرمایا۔ "میرے آقا کو گالیاں دیتا ہے۔ اور مجھے سلام کرنے آیا ہے" ایک مقام غیرت کا ہوتا ہے۔ یہ نہیں تھا کہ حضرت مسیح موعود چاہتے تھے۔ کہ لیکھرام تباہ ہو۔ آپ نے لکھا ہے کہ جب وہ میرے سامنے آتا تھا۔ تو میں دعا کرتا تھا۔ کہ خدایا اس کو ہدایت دے۔

دیکھو! دونوں باتیں جمع ہیں۔ غیرت کے لحاظ سے آپ نے اس کے سلام کا بھی جواب نہ دیا۔ مگر وسعت حوصلہ کے لحاظ سے آپ اس کے لئے دعا فرماتے تھے۔ کیونکہ انبیاءؑ کو لوگوں سے باپ سے بڑھکر محبت ہوتی ہے۔ مگر اس کے لئے اللہ تعالےٰ سے تعلقات کے منتظر ہوتے ہیں۔

قطع تعلقات اختلاف مذہب کی وجہ سے نہیں ہزاروں عیسائیوں۔ ہندوؤں۔ غیر احمدیوں اور سکھوں سے ہمارے تعلقات ہیں۔ پس اختلاف مذہب سے تعلقات منع نہیں ہو جاتے۔ بلکہ حد شرافت سے گزر جانے سے تعلقات ٹوٹ جاتے ہیں۔ دہریہ سے جو خدا کا بھی منکر ہے ہمارے تعلقات ہونگے۔ مگر بعض اوقات ایک احمدی کہلانے والے سے نہیں ہونگے آنحضرت صلعم ابو سفیان اور مکہ کے دوسرے لیڈروں سے باتیں کر لیتے تھے۔ لیکن تین خاص صحابیوں سے بات نہ کرتے تھے۔ پس غیرت اور وسعت دو علیحدہ علیحدہ چیزیں ہیں۔ ان لوگوں نے بھی ہم میں سے ہو کر ہمارے کہلا کر ہم کو دھوکا دیا۔ ان کی یہ کارروائی شرانگیز

کے لحاظ سے جائز نہ تھی۔ بہائی بنے تھے۔ تو صاف کہتے۔ بہائی ہو کر احمدی کہلانا یہ منافقانہ چال ہے۔ ہمیں ان سے اس بات کا شکوہ نہیں کہ وہ بہائی کیوں ہو گئے بلکہ ہمیں جو شکوہ ہے وہ یہ ہے کہ ہماری بیعت کر کے ہم کو فریب دیا۔ اگر ان کو شکوک پیدا ہوئے تھے۔ تو وہ مجھے بتاتے۔ بتایا نہیں۔ اور مخفی طور پر تبلیغ بھی شروع کر دی۔ اور ان کو آگے کہدیا کہ دیکھو کسی کو بتانا نہیں۔ وہ ان کاموں پر لگے رہے۔ جو محض احمدیت کی تبلیغ اور اشاعت کے لئے جاری کئے گئے ہیں۔ مگر انہوں نے ان کاموں پر تنخواہیں لے کر احمدیت کے خلاف مضامین شائع کئے۔ ان کی یہ حرکات اخلاق اور شریعت سے گری ہوئی ہیں۔

اخلاق کے مختلف اقوام میں مختلف مدارج ہوتے ہیں۔ مگر دنیا کی ادنیٰ ترین اقوام جن کو بعض دفعہ لوگ اچھوت کہہ دیتے ہیں کے معیار اخلاق سے بھی گرا ہوا یہ فعل ہے۔ میں قطعاً یہ نہیں کہتا کہ تم مسلمانوں یا عیسائیوں یا موسائیوں یا ہندوؤں سے جا کر پوچھو۔ بلکہ تم چوہڑے چمار اور سانسی لوگوں سے پوچھو کہ اگر کوئی ایسا کرے تو وہ کیسا ہے۔ تو وہ بھی اس کو بہت ہی گندہ قرار دینگے۔ اور اخلاق سے گرا ہوا جانینگے۔

پس ان سے قطع تعلق غیرت کی وجہ سے تھا بھلا مومن کیونکر برداشت کر سکتا ہے۔ کہ ہمارے اندر ہو کر اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مانتا ہوا یہ کہے۔ کہ آنحضرت صلعم کی شریعت منسوخ اور آنحضرت صلعم سے بہاء اللہ افضل ہے۔ حضرت مسیح موعودؑ ہم کو پیارے ہیں۔ ساری دنیا سے آپ کی وجہ سے ہم نے لڑائی شروع کر رکھی ہے۔ مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ پیارے نہیں۔ میں روز ایسے لوگوں کو ملتا اور دیکھتا ہوں جو حضرت مسیح موعود کے کمالات کے قائل نہیں۔ اور آپ کی دعاوی کے منکر ہیں۔ لیکن یہ بات کبھی میری طبیعت پر اتنی شاق نہیں گذرتی جتنی یہ کہ آنحضرت صلعم کی تعلیم کی موجودگی میں فلاں کی تعلیم اعلیٰ ہے۔ اور فلاں آنحضرت صلعم سے علم اور اخلاق میں بالا ہے۔ بالفرض حضرت مسیح موعود نہ ہوتے تو آنحضرت صلعم کی ہمیں کبھی وہ شناخت نہ ہوتی۔ جس نے ہمارے دلوں میں آپ کی محبت کی آگ لگا دی ہے۔ جس سے غیر احمدی محروم ہیں۔ لیکن اس میں بھی شبہ نہیں۔ کہ گو تصویر سے اصل کی خوبی کا اندازہ کیا جاتا ہے۔ مگر تصویر اصل پر فائق نہیں ہو سکتی۔ عکس عکس ہی ہے۔ اور اصل اصل ہی ہے۔

آنحضرت صلعم کی جو شان حضرت مسیح موعودؑ نے بیان فرمائی۔ واللہ ہم اس کو اس لئے نہیں مانتے کہ حضرت مسیح موعود نے فرما دیا ہے۔ بلکہ ہم خود اس باغ میں داخل ہوئے۔ اور خوب سیر کی۔ مرزا صاحب کے الفاظ جادو کا اثر رکھتے تھے۔ دراصل انبیاء کے کلام دروازہ کھولنے والے اور دائرہ قلب تک پہنچانے والے ہوتے ہیں۔ قرآن کریم کے مطالب کی کنجیاں ہم کو دی گئیں۔ ہم نے ان کنجیوں کو لگا کر وہ معارف نکالے ہیں۔ اور ہمیں اس کے اندر وہ علوم نظر آتے ہیں۔ جو آج تک سب مذاہب کی کتابوں میں نہیں پائے جاتے۔ خواہ وہ مذہب نئے ہوں یا پرانے قرآن کریم کی تعلیم کے مقابلہ پر جب بہاء اللہ کی تعلیم کو رکھا جاتا ہے تو ایسا معلوم ہوتا ہے۔ جیسے ایک چڑیل کو ایک حور کے سامنے لا کھڑا کیا جائے۔ بلکہ یہ نسبت بھی قرآن کریم کی نہیں ہے کیونکہ آخر بد صورت اور خوبصورت انسان انسانیت میں تو شریک ہیں۔ مگر بہائی تعلیم کو اتنی بھی شراکت نہیں۔

اصل بات یہ ہے۔ کہ بہائی تعلیم ہو یا کوئی اور ان کو قرآن کے مقابلے میں اتنی بھی حیثیت حاصل نہیں جتنی ایک خوبصورت اور حسین ترین عورت کے مقابل ایک چڑیل کو ہوتی ہے اور میرا یہ کہنا کوئی سنی سنائی بات نہیں۔ بلکہ میں اس علم کی بناء پر جو حضرت مسیح موعود کے ذریعہ مجھے دیا گیا ہے۔ کہتا ہوں۔ کہ قرآن کی ایک ایک آیت کے علوم و معارف تمام موجودہ مذہبی کتابوں سے کہیں بڑھ کر ہیں۔ اور وہ اس کے مقابلہ میں ایک پھٹے ہوئے اور سڑے ہوئے چیتھڑے کے برابر بھی نہیں۔ جو نجاست سے بھرا ہوا اور روڑی پر پڑا ہو۔ اور میرا یہ کہنا صرف دعوے ہی نہیں۔ بلکہ دلائل بھی ساتھ ہیں۔ تم قرآن کی ایک آیت کو لو۔ اور تمام کتابوں کو مقابل پر رکھ کر دیکھو۔ کس طرح وہ چمگادڑ سے بھی حقیر صورت میں چھپ جاتی ہیں۔ ہم نے صرف قرآن کے لفظوں کو نہیں دیکھا۔ بلکہ ہم خود اس کی محبت کی آگ میں داخل ہوئے۔ اور وہ ہمارے وجود میں داخل ہو گئی۔ ہمارے دلوں نے اس کی گرمی کو محسوس کیا۔ اور لذت حاصل کی۔ ہماری حالت اس شخص کی نہیں جو دیکھتا ہے کہ بادشاہ باغ کے اندر گیا ہے اور وہ باہر کھڑا اس بات کا انتظار کرتا ہے۔ کہ کب بادشاہ باہر نکلے تو میں اس کی دست بوسی کروں۔ بلکہ ہم نے خود بادشاہ کے ہاتھ میں ہاتھ دیا۔ اور اس کے ساتھ باغ میں داخل ہوئے۔ اور روش روش پھرے۔ اور پھول پھول کو دیکھا ہم رازی کو نہیں جانتے۔ ہم ابن حبان کو نہیں مانتے۔ بلکہ مسیح موعودؑ کی صحبت سے ہم کو وہ علوم حاصل ہوئے کہ اگر یہ لوگ بھی ہمارے زمانہ میں ہوتے تو ہماری شاگردی کو اپنے لئے فخر سمجھتے۔ خدا تعالےٰ نے ہمیں وہ علوم عطا فرمائے ہیں۔ کہ جن کی روشنی میں ہم نے دیکھ لیا۔ کہ قرآن ایک زندہ کتاب ہے۔ اور محمد رسول اللہؐ ایک زندہ رسول ہے۔ لیکن ان لوگوں نے ہم میں سے کہلا کر یہ کہا۔ کہ دنیا میں مسیح موعودؑ اس لئے تشریف لائے تھے کہ قرآن کو منسوخ کریں۔ اور بہائی تعلیم کو رواج دیں۔ اس سے زیادہ ہماری ہتک اور کیا ہو سکتی ہے۔

ایک شخص جو کہتا ہے۔ کہ محمد رسول اللہ صلعم مفتری تھے نعوذ باللہ اور مسیح موعود بھی نعوذ باللہ مفتری ہیں اگر وہ یہ کہے کہ قرآن منسوخ اور فلاں شخص محمد رسول اللہ سے افضل ہے۔ تو اور بات ہے۔ کیونکہ اس کی آنکھیں اس نور سے اندھی ہیں۔ اور اس پر وہ صداقتیں مخفی ہیں۔ لیکن جو شخص اسلام کو مانتا ہوا اور قرآن کو ہدایت تسلیم کرتا ہوا یہ کہے۔ کہ مرزا صاحب قرآن کو موقوف کرنے کے لئے آئے تھے۔ اور اسلام کو منسوخ۔ اس سے زیادہ دھوکہ دینے والا اور کون ہوگا۔ ایسا شخص ہم کو پاگل ترین انسان خیال کرتا ہے اور ہم سے وہ امید کرتا ہے جو پاگل خانوں

کے پاگلوں سے بھی نہیں کی جاتی۔ وہ ہم سے یہ منوانا چاہتا ہے۔ کہ مرزا صاحب جن کی عمر کی ایک ایک گھڑی اور ایک ایک لمحہ قرآن کی خدمت اور محمد رسول اللہ صلعم کی عزت کے اظہار میں گذرا۔ وہ نعوذ باللہ دل میں مانتے تھے۔ کہ قرآن منسوخ ہے۔ اور بہائی تعلیم اس سے افضل ہے۔ وہ شخص ہم کو اندھا۔ بہرہ۔ مجذوم اور پاگل قرار دیتا ہے۔ اور ہم سے محال بات منوانا چاہتا ہے۔ اس سے زیادہ اور کیا ہتک ہوگی۔ اور کونسا موقعہ غیرت کا ہوگا۔ وہ شخص جس کی پیدائش سے لے کر وفات تک ہر منٹ قرآن کی عزت کو ثابت کرنے میں خرچ ہوا۔ جس کی زندگی کا مقصد قرآن کو زندہ کرنا تھا اور جس نے قرآن کو زندہ کیا۔ اور اس کے حسن کو دنیا پر ظاہر کیا۔ اور اس کے بند دروازوں کو وا کر دیا جس کی نسبت میں نے ایک غیر احمدی سے سنا تھا۔ گو وہ فقرہ مجھے اس وقت برا لگا تھا۔ مگر اس سے ایک عجیب لذت حاصل ہوتی ہے۔ وہ کہتا تھا۔ کہ مرزا صاحب کی زندگی کو جن لوگوں نے دیکھا ہے۔ وہ جانتے ہیں۔ کہ مرزا صاحب کو خدا کے لئے اتنی غیرت نہ تھی۔ جتنی محمد رسول اللہ کے لئے تھی۔ یہ تو غلط ہے۔ کہ آپ کو خدا کے لئے محمد رسول اللہ سے کم غیرت تھی۔ لیکن اس نے آپ کی محمد رسول اللہ کے لئے غیرت کو دیکھ کر یہ غلط قیاس کر لیا۔ اس کی آنکھوں پر پردہ ڈالا گیا۔ اور اس غیرت کو نہیں دیکھ سکا۔ جو آپ کو اللہ تعالیٰ کے متعلق تھی۔ ایسے انسان کو یہ کہنا۔ کہ وہ محمد رسول اللہ کی تعلیم کو موقوف کرنے کے لئے آیا تھا۔ اور اس کے دین کو مٹانے کیلئے مبعوث ہوا تھا۔ اور وہ بہاء اللہ کے لئے بطور ارہاص تھا۔ اس سے بڑھ کر مسیح موعود اور محمد رسول اللہ اور ہماری کوئی ہتک نہیں ہو سکتی۔ گویا کہنے والا یہ سمجھتا ہے۔ کہ ہم ایسے کم عقل ہیں۔ اور جانوروں سے بھی گئے گذرے ہیں۔ جو اس بات کو مان لیں گے۔ وہ انسان جس کی محبت اور عقیدت کا یہ عالم ہے کہ وہ اپنے شعروں میں بھی کہتا ہے۔ ؎

قمر ہے چاند اوروں کا ہمارا چاند قرآں ہے

کہ چاند اگر مٹ جائے تو مٹ جائے مجھے پرواہ نہیں اور سورج اگر جاتا رہے۔ تو مجھے کوئی غم نہیں کیونکہ قرآن کی روشنی اور نور میرے لئے کافی ہے۔ اس کو کہنا کہ وہ قرآن کی موقوفی کے لئے آیا تھا۔ اس سے بڑھ کر اور ہتک کیا ہو سکتی ہے۔

میں جتنا اس بات پر غور کرتا ہوں۔ اتنا ہی میرا جوش اور بڑھتا جاتا ہے۔ یہ ایک خطرناک ہتک ہے۔ جو مسیح موعود اور آنحضرت صلعم اور ہماری کی گئی ہے اگر دنیا میں غیرت دلانے کا کوئی موقعہ ہو سکتا ہے۔ تو یہ ہے۔ اس سے بڑھ کر اور غیرت دلانے والی کیا بات ہوگی۔ مگر بعض لوگ خیال کرتے ہیں۔ کہ وہ کہینگے۔ کہ ہم سے ایسا سلوک کیا گیا۔ لیکن میں پوچھتا ہوں۔ کہ کیا کوئی انسان غیرت کو روک سکتا ہے۔ یہ وسعت حوصلہ نہیں۔ بلکہ پرلے درجے کی بے غیرتی ہے۔ اسلام بے غیرتی نہیں سکھاتا۔ کونسا مذہب ہے جس میں غیرت کو برا کہا گیا ہو۔ عیسائیوں کو ہم دیکھتے ہیں۔ کہ وہ اس سے لاکھوں کروڑوں درجہ کم معاملات میں غیرت دکھاتے ہیں۔ اور قتل تک کر دیتے ہیں۔ گو ہم قتل کو جائز نہیں سمجھتے۔ مگر بے غیرتی کو نہایت ناپسندیدگی کی نظر سے دیکھتے ہیں۔ بہاء اللہ کے دو بیٹے تھے۔ عباس آفندی۔ اور محمد علی آفندی۔ بہاء اللہ نے پہلے عباس کو اپنا جانشین اور اس کے بعد محمد علی کو قرار دیا۔ لیکن اس کا بیٹا عبد البہاء خلیفہ بن گیا۔ اور لوگوں کو محمد علی آفندی سے ملنے سے منع کر دیا۔ خیر اللہ امریکن مبلغ عباس کا مرید امریکہ سے عکہ میں آتا ہے۔ اور محمد علی بہاء اللہ کا اپنا بیٹا اس ملتا ہے۔ کہ میرے آقا نے تم سے ملنے سے منع کیا ہے۔ دیکھو معمولی سے اختلاف پر بہاء اللہ کے اپنے بیٹے سے ملنا بند کر دیا۔ کسی دھوکہ اور فریب کی وجہ سے نہیں۔ تو اب تم ان کے دھوکا اور فریب کی وجہ سے جو سلوک کرو۔ وہ کیونکر اس کو ناواجب سلوک کہہ سکتے ہیں۔ اور تم پر تنگ دلی کا الزام آ سکتا ہے۔ یاد رکھو کہ ایک خلق پر عمل کرنے والا خوش خلق اور نیک اخلاق نہیں کہلا سکتا۔ اس کی وہی مثال ہے۔ کہتے ہیں۔ کہ ایک بندر کو ہلدی کی گرہ مل گئی تھی۔ وہ اسی کو لیکر پنساری بن بیٹھا۔ نیک اخلاق محض مہربانی کا نام نہیں۔ اگر موقعہ غیرت کا ہے۔ اور وہ اس جگہ بھی کہے۔ کہ مجھے مہربانی کرنی چاہیئے۔ تو وہ بے غیرت ہے۔ نرمی وہی نرمی کہلائیگی۔ جو اپنے محل اور موقعہ پر ہو۔ حضرت مسیح موعود فرماتے تھے۔ کہ اگر کوئی بزدل کہے۔ کہ دیکھو میں کس قدر رحمدل ہوں۔ کہ کسی انسان کو قتل نہیں کیا۔ تو وہ رحمدل نہیں کہلائیگا۔ اسی طرح ملک کی عزت خطرے میں ہو۔ اور لوگوں کے اموال اور جانیں ہلاکت میں ہوں۔ اور اس کو کہا جائے۔ کہ تلوار پکڑ کر دشمنوں سے لڑو۔ تو وہ تلوار کو پھینک دے۔ اور کہے کہ میں نے امن کے زمانہ میں کسی کو قتل نہیں کیا۔ تو اب میں کیوں قتل کروں یہ رحمدلی کے خلاف ہے۔ تو وہ شخص کیا رحمدل کہلائیگا؟ نہیں بلکہ وہ بزدل اور بے غیرت کہلائیگا۔ کیونکہ وہ جھوٹا ہے۔ یہ موقعہ رحمدلی کا نہیں۔ بلکہ بہادری اور غیرت کا مقام ہے۔ پس نیکی تمام قسم کے اخلاق کے پائے جانے کا نام ہے۔ تم اگر لوگوں سے مہربانی کرتے ہو۔ لیکن غیرت کے موقعہ پر غیرت نہیں دکھلاتے ہو۔ تو وہ مہربانی محض بزدلی اور کمزوری ہے اور یہ نیکی کی وجہ سے نہ تھی۔ بلکہ نقص کی وجہ سے تھی بلکہ نیکی اور تقویٰ وہی ہے۔ جو برمحل ہو۔

میں اپنی جماعت کے احباب کو نصیحت کرتا ہوں کہ وہ سب اخلاق حسنہ پر کاربند ہوں اور چھوٹے چھلکوں پر خوش نہ ہو جائیں۔ اور ایک قشر کو حقیقت نہ سمجھ بیٹھیں۔ غیرت کے موقعہ پر غیرت دکھائیں۔ محبت اور غضب کو صحیح طریق اور موقعہ پر استعمال کریں۔ جھکنے کے موقعہ پر جھک جائیں اور غضب کے موقعہ پر غضب کا اظہار کریں۔ تب جا کر وہ خوش خلق کہلا سکینگے۔ ایک پہلو کو بالکل ترک کر دینا اور ایک پر زور دینا خوش خلقی نہیں۔ تم قشر سے دنیا اور واقعات کو دھوکہ نہیں دے سکتے۔ تم ان سے اپنے نفس کو خوش کر سکتے ہو۔ مگر نتائج تم کو آگاہ کر دینگے پس تم اس پر خوش مت ہو۔ اللہ تعالیٰ ہم پر رحم فرمائے اور اپنی محبت کو ہمارے اندر داخل فرمائے۔ ہماری نفسانیت اور ذاتی عزت مٹ کر سب کچھ خدا

کے لئے ہی ہو جائے۔ ہم خدا میں ہو کر خدا کے لئے بن جائیں۔ ہم میں اس کے رسولوں کے لئے غیرت محبت اور جوش پیدا ہو۔ اور ان کی صحیح اور سچی محبت ہم میں پیدا ہو۔ جس سے خدا کی رضا حاصل ہو۔ اور بندوں کی اصلاح ہو۔ اللہ تعالےٰ ہمیں اپنے فضل سے توفیق بخشے آمین ؛

حضور نے دوسرے خطبہ میں فرمایا۔ کہ میں دو باتیں کہنی چاہتا ہوں۔ ایک تو یہ کہ کل میں نے کہا تھا۔ کہ کل لیکچر کا اگلا حصہ بیان کروں گا۔ مجھے معلوم نہ تھا۔ کہ کل جمعہ ہے۔ اس لئے وہ لیکچر آج نہیں ہو گا۔ بلکہ کل عصر کے بعد ہو گا۔

دوسری بات یہ ہے۔ کہ ایک نہایت مخلص دوست ترگڑی کے شاعر محمد اسماعیل صاحب فوت ہو گئے ہیں۔ بہت جوش اور اخلاص رکھنے والے تھے۔ ان کی بعض نظموں نے تبلیغ میں بہت مدد دی ہے۔ حضرت مسیح موعود نے ان کی کتاب چٹھی مسیح کو بہت پسند کیا تھا۔ حقّہ کے بہت دشمن تھے۔ اس کے متعلق ہمیشہ بحث کیا کرتے تھے۔ اور کہتے تھے۔ کہ اگر آپ نے یہ عیب نہ مٹایا تو کیا مٹایا۔ گو ایک بات پر ہی زور دینا اصل دانائی نہیں۔ لیکن ان کی غیرت ایمانی اور بدی سے نفرت کی وجہ سے ان کا یہ اصرار بھی بہت اچھا لگتا تھا۔ میں نماز کے بعد ان کا جنازہ پڑھوں گا۔ باقی دوست بھی شامل ہوں

تحریک چالیس ہزار

اب تک وعدوں کی تفصیلی فہرستیں بہت کم شائع ہو سکی ہیں۔ اور ایک بڑی تعداد وعدوں کی باقی ہے۔ جو رفتہ رفتہ انشاء اللہ شائع ہو سکے گی۔ کیونکہ اخبار میں گنجایش نہیں۔ اور ضمیمہ جات چھپوانے کیلئے بھی پریس میں کم گنجائش ملتی ہے۔ اس لئے بجائے مفصل فہرستوں کے ذیل میں کل جماعتوں کے وعدے درج کئے جاتے ہیں۔ اس فہرست میں ان جماعتوں کے نام بھی آ گئے ہیں۔ جن کی تفصیل پہلے شائع ہو چکی ہے۔ ذیل کی فہرست میں تمام وہ جماعتیں شامل ہیں۔ جنہوں نے اپنے وعدوں سے دفتر ہذا کو اطلاع دی ہے۔ کل وعدے اب تک ۳۰۳۱۶-۱-۳ کے ہوئے ہیں۔ لیکن وصولی صرف ۷۷۱۳-۸-۶ کی ہوئی ہے:-

جماعت	رقم
قادیان	۲۷۷۸-۶-۰
پھلروان	۷۳-۱۰-۹
سنگرور	۴۹-۱۰-۹
ہوشیارپور	۴۳-۱۳-۳
شاہ آباد ضلع ہردوئی	۳۰-۰-۰
جلال پور جٹاں	۴۱-۰-۰
احمد نگر	۳۰-۰-۰
بستی وریام	۲۰-۰-۰
صوبو ڈیرہ	۲۴۲-۱۴-۰
صریح	۴۲-۰-۰
شاہ جہان پور	۱۷۰-۰-۰
راجپورہ ریاست	۸۰-۰-۰
علی گڑھ	۲۶۰-۰-۰
سہارن پور	۹۷-۱۲-۰
کریام	۹۸-۱۴-۳
کمال ڈیرہ	۳۱-۰-۰
تہال	۳۴-۰-۰
سٹریال	۲۰۵-۰-۰
گلگت	۱۲۸-۴-۳
انبالہ	۲۹۵-۰-۰
کان پور	۲۷-۶
شب قدر نشال جماعت پشاور	۱۲۱-۰
صدر گوگیرہ	۵۰-۱۲-۰
لاہور	۲۱۴۸-۰-۰
لائل پور	۳۳۰-۱۰-۶
الہ آباد	۱۰۲-۰-۰
ٹھٹھہ رانجھ	۴۱-۵-۰
بہلول پور چک ۱۲۷	۱۴۰-۰-۰
خیرگی	۸۹-۱-۰
گھوگھیاٹ	۹۴-۲-۶
سرگودھا	۲۳۴-۴-۰
مالپور	۴۰-۰-۰
ڈیرہ غازیخاں	۳۷۱-۰-۰
منٹگمری	۳۴-۱۱-۰
امرتسر	۱۲۲۷-۴-۹
حیدرآباد دکن	۱۵۹۰ عثمانیہ اور ۶۲۰ کلدار
مردان	۲۴۵-۱۰-۳
کراچی	۳۹۰-۴-۰
دوالمیال	۲۳۲-۴-۳
شملہ	۱۹۷-۶-۰
دہلی	۷۰-۰-۰
بھونچال کلاں	۴۴-۸-۰
سامانہ	۷۰-۱۳-۳
خوشاب	۱۱۵-۱۳-۳
ڈیرہ دون	۵۸-۰-۰
بھوپال	۹۳-۰-۰
کامل پور	۱۶۳-۵-۶
نوشہرہ چھاونی	۳۵۱-۰-۰
فیروزپور	۱۷۱۳-۵-۰
لالہ موسیٰ	۲۰۲-۴-۰
جوڑہ کرنانہ	۲۷-۸-۰
راولپنڈی	۹۵۰-۸-۰
چکوال	۳۵۲-۱-۰
پشاور	۵۴۹-۱۴-۳
پٹیالہ	۱۶۶-۰-۰
کٹک	۲۳۰-۹-۰
لکھنو	۲۰۸-۱۳-۳
لدھیانہ	۲۳۴-۶-۹
کپورتھلہ	۵۳۰-۹-۰
احمد بانوالہ چک ۳۰	۵۶۰-۹-۶
پیرکوٹ	۸۸-۰-۰
چک ۱۴۶	۱۰۸-۸-۰
منصوری	۲۳۸-۵-۹
غوث گڑھ	۳۱۲-۰-۰
ملتان	۱۶۳-۰-۰
جہلم	۳۸۵-۰-۰
کوہاٹ	۳۲۰-۰-۰
رہتاس	۳۵-۰-۰
دھوری	۲۱-۰-۰
محلانوالہ	۹۱-۰-۰
چندرکے منگولہ	۱/۳ فصل پر
شاہدرہ	۱۶۸-۸-۰
سبے ہالی	۲۲-۰-۰
حصار	۲۱۹-۱۰-۰
چک ۱۵	۶۶-۹-۰
جڑانوالہ	۶۷-۰-۰
کرٹی افغاناں	۳۱-۱-۰
ایبٹ آباد	۴۸۴-۰-۰
داتہ زیدکا	۲۱۹-۰-۰
میرٹھ	۲۴۰-۰-۰
علی پور	۱۸۷-۱۱-۰
اکھنور	۸۵-۱۰-۹
ڈلہ	۳۳-۰-۰
گوجرات	۴۹۶-۱-۳
فتح پور	۱۸-۰-۰ باقی فصل پر ادا کریں گے۔
بھینی شرقپور	۱۶۷-۱۳-۳
کوٹلی ہرنرائن	۶۹-۰-۰
ناسنور	۶۴-۰-۰
پٹھانکوٹ	۷۴-۰-۰
بجے پور	۶۱-۰-۰
دھنی دیو	۱/۳ حصہ آمدنی کا
کنجاہ	۱۵۶-۱۱-۰
چک ۱۱۷ اچھور	۲۲۱-۰-۰
ہرڈوہ	۲۱-۸-۰
بنوں	۲۶۰-۰-۰
تلونڈی کھجوروالی	۷۳-۱۲-۰
بھاگل پور	۳۷۱-۲-۰
آگرہ	۲۵۶-۳-۹
بھاگووال	۲۵-۱-۰
سیالکوٹ	۹۵۴-۵-۰
چک ۶۵	۱۸۸-۰-۰
میزان کل	۳۰۳۱۶-۱-۳

ان جماعتوں کے سوائے تا حال کسی اور جماعت کا وعدہ نہیں آیا۔ حالانکہ ابھی ۲/۳ کے قریب جماعتیں باقی ہیں۔ پس جلد وعدہ سے مطلع فرما دیں۔ تاکید

عبد المغنی ۳۱/۳/۲۴

ناظر بیت المال قادیان دارالامان

باجلاس سردار غلام رسول صاحب - بی اے ایڈیشنل سب جج صاحب بہادر درجہ چہارم ضلع انبالہ

اشتہار زیر آرڈر ۵ رول ۲۰ ضابطہ دیوانی نمبر مقدمہ ۹۲/۱۹۲۴

قطبا ولد گھسیٹا وغیرہ قوم ارائیں ساکن موضع اودے پور تحصیل انبالہ - مدعیان

بنام

نتھو ولد کما حجام - حال آباد شیخ پور علاقہ پٹیالہ - عبدالکریم عرف چونو - جمال پسران عمرا ذات ارائیں ساکن اودے پور تحصیل انبالہ - عبا پسر بوٹا - عبداللہ وگوکو پسران ابراہیم - علاء الدین پسر اسماعیل - جانی پسر ابراہیم - یسین وبیرداد ولابیا پسران تصدی - دانا و یوسف پسران رحیم علی وکریم بخش پسر محما - مامدار پسر لابیا - کمالا ولد جنڈو - کریم بخش ولد جھنڈا - ماڑو ولد جھنڈا ذات رائیں ساکن موضع کٹھونی تحصیل پٹیالہ جانی پسر کالا - اجیت ولد جہتاب - الو ولد کرم الہی الٰہیا ولد کرم الہی ذات ارائیں سیخ پور تحصیل پٹیالہ علاقہ ریاست پٹیالہ - مدعا علیہم -

دعوےٰ دخلیابی ایک قطعہ مکان خام واقعہ آبادی موضع اودے پور تحصیل انبالہ

مقدمہ مندرجہ عنوان میں درخواست وبیان حلفی مدعی سے عدالت ہذا کو اچھی طرح سے اطمینان ہوگیا ہے کہ مدعا علیہم دیدہ و دانستہ تعمیل سمنات سے گریز کرتے ہیں - لہذا ان کے برخلاف اشتہار زیر آرڈر ۵ رول ۲۰ ضابطہ دیوانی جاری کیا جاتا ہے - کہ اگر جملہ مدعا علیہم بتاریخ ۲۴/۴/۲۴ کو اصالتاً ووکالتاً یا بذریعہ مختار اگر حاضر عدالت ہوکر پیروی مقدمہ نہیں کرینگے - توان کے برخلاف کارروائی یکطرفہ عمل میں لائی جاوے گی - آج بتاریخ ۲۲/۳/۲۴ کو یہ اشتہار ہمارے دستخط اور مہر عدالت سے جاری کیا گیا -

دستخط بحروف انگریزی

مہر عدالت بحروف انگریزی

مختصر خبریں

—— لالہ لاجپت رائے سیر وسیاحت کے لئے ۲۷ مارچ کو یورپ روانہ ہوگئے ہیں -

—— کابل کی حسب ذیل برقی خبر اخبارات میں شائع ہوئی ہے - کہ افغانستان میں خلافت کی تنسیخ اور خلیفہ کی معزولی سے کوئی ہلچل پیدا نہیں ہوئی - عوام نے اس خبر کو بالکل بے توجہی سے سنا ہے -

—— بنارس میں ہندو مسلمانوں میں فساد ہوا - جس میں چند ہندو اور مسلمان سخت زخمی ہوئے -

—— یونان میں جمہوریت قایم ہوگئی ہے - اور بادشاہ کو علیحدہ کردیا گیا ہے -

—— خبر شایع ہوئی ہے - کہ خوست کے ایک قبیلہ نے حکومت کابل کے خلاف مسلح ہوکر مظاہرہ کیا - معلوم ہوا ہے - کہ اہل قبائل کا یہ خیال ہے - کہ امیر صاحب کے بعض جدید بنیادی قوانین شریعت کے خلاف ہیں - اس لئے انہوں نے ایک مسلح فوج جمع کی تازہ خبر یہ ہے - کہ مظاہرہ فرو ہوگیا ہے -

—— ناظم نابھہ لاہور کے شفاخانہ میں زیر علاج ہیں ڈاکٹروں کی رائے ہے - کہ ان کی حالت زود صحت ہے - اور وہ جانبر ہوسکیں گے ؎

—— پانسو اکالیوں کا تیسرا جتھا جیتوں روانہ ہوگیا ہے -

—— اٹلی کے مقام املفی میں بیسیوں جگہ سے زمین شق ہوگئی - اور اس قدر طوفان باد و باراں آیا - گویا آسمان پھٹ پڑا - ۱۰۰ کے قریب نفوس کا اتلاف ہوا ؎

—— سید حسرت موہانی کو بغاوت کے جرم میں دو سال قید سخت کی جو سزا ملی تھی - اس کا بقیہ حصہ حکومت بمبئی نے معاف کردیا ہے - اور جیل کے قواعد کی خلاف ورزی کرنے پر جو چھ ماہ کی قید ہوئی تھی اسے قید محض میں تبدیل کردیا ہے -

—— موجودہ وزیر اعظم برطانیہ عنقریب ایک بیوہ لیڈی سے شادی کرنے والے ہیں -

—— ضلع رہتک میں طاعون کے متعلق جو اطلاع شائع ہوئی ہے - اس میں لکھا ہے - کہ بعض گاؤں کی ایک چوتھائی آبادی پلیگ کی نظر ہوچکی ہے - اور ابتک قریباً دس ہزار آدمی مرچکے ہیں -

—— کونسل آف سٹیٹ اور لیجسلیٹو اسمبلی دونوں کے اجلاس رہی ختم ہوگئے - آیندہ ۲۷ مئی کو شملہ میں اجلاس خاص شروع ہوگا -

—— کالی کٹ کے قریب ہنگانہ پور کے سالی عیسائیوں کے دو فریقوں میں سخت فساد ہوگیا - چند آدمی مجروح ہوئے - وجہ فساد یہ ہوئی - کہ مقامی چرچ کے پاسٹر نے اعلان کیا تھا - کہ کوئی مخمور گرجا میں نہ آئے - اس پر اتوار کے دن پاسٹر کو کچھ لوگوں نے پکڑ لیا - اور اس کے مددگاروں کی مداخلت سے لڑائی شروع ہوگئی -

—— دیوسماج کے بانی پر اس کے ایک لڑکے کی طرف سے مقدمہ دائر ہوچکا ہے ؎

لیپزگ ۲۹ مارچ سیگسنی کے اشتراکی وزیر اعظم ہرزبینلر کو آج اس جرم کی بنا پر تین سال کی قید اور تین سال تک شہری حقوق کے اتلاف کی سزا دی گئی کہ جب وہ وزیر عدالت تھا - تو اس نے مقدمہ والے اشخاص سے نقدی جنس کی صورت میں لی تھی -

سردار پردیال سنگھ مجسٹریٹ فرسٹ کلاس نے شرومنی گوردوارہ پربندھک کمیٹی کے اٹھاون ارکان کے خلاف مقدمہ زیر دفعہ ۱۷ (۲) ترمیم ضابطہ فوجداری میں احکام صادر کردیئے - یہ لوگ ۶ جنوری کو اکال تخت میں جلسہ کرتے ہوئے پکڑے گئے تھے - مجسٹریٹ نے ایک ملزم سندر سنگھ نامی کو بری کردیا - کیونکہ اس شخص کی شناخت نہ ہوسکی تھی - پانچ اشخاص کو ضعیف العمری کے باعث ایک سال قید محض اور پانسو روپیہ جرمانہ کی سزا دی گئی - جرمانہ کے ادا نہ کرنے کی صورت میں تین ماہ قید مزید ہوگی - باقی باون اشخاص کو دو دو سال قید بامشقت اور تین تین سو روپیہ جرمانہ کی سزا دی گئی - عدم ادائیگی جرمانہ کی صورت میں تین تین ماہ کی قید بامشقت مزید ہوگی ؎

(باہتمام شیخ عبدالرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر دبمطبع ضیاء الاسلام قادیان میں چھپ کر شائع ہوا)